Scanned by CamScanner

اسلام میں چہلم کی اہمیت پر چالیس کے عدد کی حامل چالیس احادیثِ کریمہ کا مجموعہ

اربعینِ نعیمیہ
بر ثبوتِ چہلم

تحریر:
یادگارِ اسلاف حضرت علامہ حافظ فضل احمد صاحب نعیمی سیالوی
خطیب جامع مسجد غوثیہ گوجرخان

ناشر: مجاہدِ اہلِ سنت پبلی کیشنز گوجرخان

لک الحمد یا اللہ

والصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

کتاب: اربعینِ نعیمیہ بر ثبوتِ چہلم

مصنف: یادگارِ اسلاف حضرت علامہ حافظ فضل احمد نعیمی سیالوی
خطیب جامع مسجد غوثیہ گوجر خان

تقدیم: مجاہدِ اہلِ سنت علامہ قاری محمود الحسن اویسی قادری
خطیب مرکزی جامع مسجد جی ٹی روڈ گوجر خان

تدوین و تخریج: صاحبزادہ محمد ضیاء الحق قادری رضوی

سنِ اشاعت: ۲۰۱۹ء

ناشر: مجاہدِ اہلِ سنت پبلی کیشنز گوجر خان

سلسلۂ اشاعت نمبر: ۱

﴿اشاعت برائے ایصالِ ثواب والدین کریمین علامہ حافظ فضل احمد نعیمی سیالوی صاحب﴾

☆☆☆☆☆

انتساب

استاذی المکرّم

مفسرِ قرآن، محدثِ شہیر، تلمیذ و خلیفۂ صدر الافاضل، حکیم الامت

حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

(1894-1971)

کے نام

گر قبول افتد زہے عزو شرف

فہرست

عرضِ ناشر

قولِ حق

تمام مسالک کے لوگ اپنے علماء کو ''علامہ'' اور ''مولانا'' کہتے اور لکھتے ہیں۔ کیا حدیث کی کسی کتاب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے مبارکہ کے ساتھ یہ الفاظ لکھے ہوئے ملتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو ساری امت میں علم میں ممتاز ہیں ان کے ناموں کے ساتھ علامہ اور مولانا کے سابقے موجود نہیں ہیں اس لیے آج کے دور میں کوئی شخص علامہ یا مولانا نہیں ہوسکتا اور کسی کو علامہ یا مولانا کہنا جائز نہیں ہے تو کیا اس کی بات مانی جائے گی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اسے سمجھایا جائے گا کہ میاں! اگرچہ یہ اصطلاحیں نئی ہیں اور دورِ صحابہ میں رائج نہ تھیں لیکن علمِ دین حاصل کر کے اہلِ اسلام کی تعلیم و تربیت کا فریضہ ادا کرنا نیا کام نہیں ہے۔ یہ فریضہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ادا کرتے رہے ہیں۔ آج کے علماء انہیں نفوسِ قدسیہ کے نقوشِ قدم پر چل کر یہ عظیم خدمت انجام دے رہے ہیں۔ نام بدلنے سے کام نہیں بدلتا۔

جو شخص حدیث کا علم حاصل کرے اور پھر حدیث کی تدریس میں مشغول ہوجائے اسے ہم ''شیخ الحدیث'' کہتے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ قرآن وحدیث میں یہ الفاظ کسی کے لیے استعمال نہیں ہوئے لہٰذا شیخ الحدیث بننا ممنوع ہے تو ہم اسے کہیں گے کہ اگرچہ یہ لقب نیا ہے مگر شیوخ الحدیث جو کام کر رہے وہ کام نیا نہیں ہے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی میں ہی وہ کام کیا جارہا ہے۔ نئے نام کی بناء پر حدیث کی تدریس ممنوع نہیں قرار دی جاسکتی۔

علامہ، مولانا، شیخ الحدیث، قاری، حافظ اور دیگر سینکڑوں اصطلاحات اگرچہ قرونِ اولیٰ کے بعد رائج ہوئی ہیں مگر ان کے حاملین جو کام کر رہے ہیں وہ قرآن وحدیث کے تحت جائز کام ہیں اس لیے ان اصطلاحات پر اعتراض کر کے ان کاموں کی مخالفت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ بالکل اسی طرح ایصالِ ثواب کے لیے رائج تیجہ، چوتھا، دسواں، چالیسواں اور برسی وسالانہ وغیرہ کی اصطلاحات ضرور نئی ہیں مگر کام پرانا ہے جو قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ ان اصطلاحات کا ثبوت قرآن وحدیث سے مانگنا دراصل ایصالِ ثواب کو روکنے کی کوشش ہے جس کے پیچھے کسی طرح بھی امت کی خیر خواہی کا جذبہ موجود نہیں ہوسکتا۔ تیجہ، چوتھا، دسواں، چالیسواں، برسی یا سالانہ کے الفاظ پر اعتراض کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی

کوشش کرنے والوں کا المیہ یہ ہے کہ ان کے پاس ایصالِ ثواب کے خلاف تو کوئی دلیل موجود ہی نہیں ہے۔ اب اس سے روکنے کے لیے ان عرفی ناموں پر اعتراض کر کے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ الو ہی کیا جو سیدھا ہو جائے۔ تیجے چوتھے وغیرہ پر اعتراض سے پہلے انہیں اپنے ناموں کے ساتھ لگے مذکورہ بالا بھاری بھرکم سابقوں لاحقوں سے دستبردار ہونا ہوگا جس کے یہ کبھی متحمل نہیں ہو سکتے۔

ایصالِ ثواب کے لیے تیجہ، چوتھا، چہلم وغیرہ کے ناموں سے منعقد کی جانے والی محافل کے بعض مانعین یہ بھی کہتے ہیں کہ ایصالِ ثواب تو جائز ہے مگر اس کے لیے دن اور وقت مخصوص کر کے مذکورہ بالا ناموں سے محافل کا انعقاد جائز نہیں ہے۔ ہم جواباً عرض کریں گے کہ تمام مسالک کے مدارس نے پڑھائی کے اوقات مقرر کر رکھے ہیں حالانکہ دن رات کے کسی بھی حصے میں علم حاصل کرنے پر شریعت میں کوئی پابندی موجود نہیں ہے۔ جن امور کی انجام دہی کے لیے شریعت نے نہ کوئی وقت مخصوص کیا ہو اور نہ کسی مخصوص طریقے کی پابندی عائد کی ہو ان میں اپنی مرضی سے کوئی بھی وقت اور طریقہ مقرر کر لینا شرعاً جائز ہوتا ہے۔ مانعین نے تبلیغ کے لیے سہ روزہ اور چالیس روزہ کا جو طریقہ اپنا رکھا ہے کیا وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کا ثبوت دکھا سکتے ہیں؟ اور کیا ان کی مساجد میں پنج وقتہ نمازوں کے اوقات معین نہیں ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک زمانے میں ایک مخصوص اور معین وقت پر اذان و جماعت کا کوئی ثبوت ہے ان کے پاس؟ ان مثالوں سے قارئین پر یہ بات واضح ہو چکی ہوگی کہ مانعین دوہری پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ جو باتیں اپنے لیے جائز سمجھتے ہیں اہلِ سنت پر انہی کی بنیاد پر فتویٰ بازی کرتے ہیں۔ ان حالات میں سُنی عوام کے لیے بہتر راہ یہی ہے کہ ان کے اعتراضات پر ہرگز کان نہ دھریں اور علمائے اہلِ سنت کی رہنمائی میں اپنے معمولات کی بجا آوری پورے اعتماد کے ساتھ جاری رکھیں۔

قارئینِ محترم! ایصالِ ثواب کا مطلب ہے اپنے کسی بھی نیک عمل کا اجر کسی دوسرے کو دے دینا۔ اس کی شرعی حیثیت کے متعلق امام حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: **رَوَاهُ اَبُو حَفْصِ الْعُكْبَرِيُّ فَلِلْاِنْسَانِ اَنْ يَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهٖ لِغَيْرِهٖ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ صَلٰوةً كَانَ اَوْ صَوْمًا اَوْ حَجًا اَوْ صَدَقَةً اَوْ قِرَاْءَةً لِّلْقُرْآنِ اَوِ الْاَذْكَارِ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ وَ يَصِلُ ذٰلِكَ اِلَى الْمَيِّتِ وَ يَنْفَعُهٗ** (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، صفحہ ۱۰۳، مطبعہ العلمیہ مصر)

ترجمہ: ابو حفص العکبری روایت کرتے ہیں کہ اہلِ سنت و جماعت کے نزدیک جائز ہے کہ کوئی شخص اپنے عمل کا ثواب کسی غیر کو پہنچائے، خواہ وہ عمل نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ یا تلاوتِ قرآن یا ذکر یا اس کے علاوہ نیک اعمال میں سے کوئی عمل، اور ان اعمال کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اور اسے فائدہ دیتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (سورۃ الحشر، آیت ۱۰، پارہ ۲۸)

ترجمہ: اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ، اے رب ہمارے بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھتے ہیں: وَفِي الْاٰيَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ التَّرَحُّمَ وَالْاِسْتِغْفَارَ وَاجِبٌ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ الْاٰخِرِيْنَ لِلسَّابِقِيْنَ مِنْهُمْ لَا سِيَّمَا لِاٰبَآئِهِمْ وَلِمُعَلِّمِيْهِمْ اُمُوْرَ الدِّيْنِ (تفسیر روح البیان، جلد ۷، صفحہ ۴۳۷، مطبعہ عثمانیہ استنبول)

ترجمہ: آیت وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ میں اس امر پر دلیل ہے کہ گزشتہ مسلمانوں کے لیے رحمت کی دعا کرنا اور مغفرت چاہنا بعد والے مسلمانوں پر واجب ہے، بالخصوص اپنے آباء واجداد اور دینی امور کے اساتذہ کرام کے لیے۔

مذکورہ بالا آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے واضح ہوگیا کہ مومنین کی دو اقسام ہیں؛ ایک وہ جو بحالتِ ایمان دنیا سے پردہ کر گئے اور دوسرے وہ جو اُن کی بخشش کے لیے دعائیں کرتے اور انہیں ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ اب جو شخص بحالتِ ایمان دنیا سے ابھی گیا نہیں وہ صرف اسی صورت میں مومن ہوسکتا ہے کہ جو دنیا سے جا چکے انہیں ایصالِ ثواب کرے۔ اگر ایصالِ ثواب کرتا بھی نہیں اور کرنے دیتا بھی نہیں تو اس نے ایمان والوں کی دونوں قسموں سے اپنے آپ کو خود ہی الگ کر لیا۔

ایصالِ ثواب کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے چند احادیثِ کریمہ بھی ذیل کی سطور میں پیش کی جارہی ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ مَرْفُوْعًا اُمَّتِيْ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ تَدْخُلُ قُبُوْرَهَا بِذُنُوْبِهَا وَتَخْرُجُ مِنْ قُبُوْرِهَا لَا ذُنُوْبَ عَلَيْهَا تُمَحَّصُ بِاسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَهَا (شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور، صفحہ ۳۰۷، مطبعہ المدنی قاہرہ)

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت رحم کی گئی امت ہے۔ یہ اپنی قبروں میں گناہ گار داخل ہوگی اور قبروں سے نکلے گی تو اس پر گناہ نہیں ہوں گے، اس کے لیے مسلمانوں کے استغفار کرنے کے سبب گناہوں کو مٹا دیا

جائے گا۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحُثُّ عَلَی الدُّعَآءِ وَالصَّدَقَۃِ وَالْقُرْبِ الْمُھْدَاۃِ لِلْاَمْوَاتِ مِنْ اَقَارِبِھِمْ وَ اِخْوَانِھِمْ وَیَقُوْلُ اِنَّ ذٰلِکَ کُلُّہٗ یَنْفَعُھُمْ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ شوق پیدا فرماتے تھے کہ میتوں کے لیے دعا کی جائے، ان کے لیے صدقہ دیا جائے اور ایسی عبادتیں کی جائیں جن کی مُردوں کے لیے کرنے کی ہدایت ہے اور جوان کے قریبی رشتہ داروں اور بھائیوں کی طرف سے کی جاتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ سب چیزیں انہیں فائدہ دیتی ہیں۔ (اردو ترجمہ کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ [مترجم: شاہ محمد چشتی]، جلد ا، صفحہ ۳۸۶، ادارہ پیغام القرآن لاہور)

مفتی محمد اسماعیل حسین نورانی لکھتے ہیں: ایصالِ ثواب کے لیے شریعت میں کوئی مخصوص طریقہ نہیں ہے بلکہ اس میں لوگوں کے لیے وسعت رکھی گئی ہے۔ اگر کوئی طریقہ مخصوص ہوتا تو تمام صحابہ اسی کو اختیار کرتے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ میں سے کسی نے کنواں کھدوا کر ایصالِ ثواب کیا، کسی نے حج کر کے اور کسی نے نوافل پڑھوا کر ایصالِ ثواب کیا۔ لہٰذا اگر کوئی شخص ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی کروالے یا نعت خوانی یا کوئی نیک کام کروالے تو اسے ممنوع قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ جب شریعتِ مطہرہ نے ایصالِ ثواب میں پابندی نہیں لگائی تو بعد کا کوئی شخص کسی جائز طریقہ کو ناجائز یا بدعتِ ممنوعہ کیسے قرار دے سکتا ہے۔ (انوار الفتاویٰ، جلد ا، صفحہ ۶۷، فرید بک سٹال لاہور)

قارئینِ محترم! صحابہ کرام نے مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی میں اپنے فوت شدگان کو جن جن طریقوں سے ایصالِ ثواب کیا ان کی تفصیل جاننے کا شوق ہو تو خلیفۂ اعلیٰ حضرت ملک العلماء مفتی محمد ظفر الدین قادری بہاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''دورِ صحابہ میں ایصالِ ثواب کے طریقے'' کا مطالعہ کیجئے۔ ملک العلماء علیہ الرحمۃ کی یہ عظیم تصنیف ''فتاویٰ ملک العلماء'' مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور کے صفحہ نمبر ۳۲۰ تا ۴۲۱ پر ''نصرۃ الاصحاب باقسام ایصال الثواب'' کے نام سے بھی شائع شدہ ہے۔

حضرت علامہ حافظ فضل احمد نعیمی سیالوی مدظلہ نے ایصالِ ثواب کے ایک فرد ''چہلم'' کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے چالیس کے عدد کی حامل چالیس احادیث جمع کر کے اہلِ سنت و جماعت کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور ان کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین۔

احبابِ اہلِ سنت کے لیے یہ امر بھی یقیناً باعثِ مسرت ہوگا کہ اربعینِ نعیمیہ کی اشاعت مجاہدِ اہلِ سنت پبلی کیشنز گوجر خان کے زیرِ اہتمام کی جا رہی ہے۔ یہ ادارہ قبلہ والدِ گرامی فخرِ پوٹھوہار مجاہدِ اہلِ سنت علامہ قاری محمد یٰسین چوہان رحمۃ اللہ علیہ (مرکزی خطیب گوجر خان) کے نام پر قائم کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اربعینِ نعیمیہ کی تخریج وتدوین کے سلسلے میں راقم سے جو کوشش ہو سکی ہے اسے قبول فرمائے اور اس کا ثواب حضرت مجاہدِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو عطا فرمائے اور مجاہدِ اہلِ سنت پبلی کیشنز کو دینِ اسلام کی ترویج واشاعت کا ایک عظیم ادارہ بنائے۔ آمین بجاہِ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

درِ اعلیٰ حضرت کا ادنیٰ بھکاری
صاحبزادہ محمد ضیاء الحق قادری رضوی (گولڈ میڈلسٹ)
﴿ایم بی اے، ایم اے شریعہ، ایم اے تاریخ، ایم فل مطالعہ پاکستان﴾
ziaulhaqqadri@gmail.com
۲۳ جنوری ۲۰۱۹ء

☆☆☆☆☆

﴿ایصالِ ثواب کی دعا (پنجابی زبان میں)﴾

ایہہ طعام کلام ثواب الٰہی، جو کجھ میں تھیں سریا
نال نیاز حاضر کر کے، نذر تیری میں دھریا
یا رب حرمت روحِ محمد[1]، ایہہ درود پہنچائیں
آل[2] اصحاب[2] اماماں[3] ساریاں، اہل اسلاماں تائیں
حضرت آدم[4] تا اِس دم تائیں، جو جو صاحب اسلامی
اِس دا بھیج ثواب الٰہی، مرد عورت تمامی
نبی[4] ولی[5] سب پیر فقیراں، غوث قطب اوتاداں
آباء و اجداد اولاد تمامی، ما پیو تے استاداں
بطفیلِ سرورِ عالم[1]، کریں قبول کریما
ہر مومن دی روح نوں بخشیں، رحمت نال رحیما
طفیل انہاں دے میں عاصی نوں، بخشیں رب ستارا
کُلی عیب خطایاں بابت، توں ہیں بخشن ہارا

(۱۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۳۔رحمۃ اللہ علیہم ۴۔علیہ السلام ۵۔رحمۃ اللہ علیہ)

☆☆☆☆☆

تقدیم

اہلِ حق اور اہلِ باطل کا وتیرہ

خیر و شر یعنی نیکی اور بدی کی قوتیں نہ صرف یہ کہ ہر انسانی دور میں موجود رہی ہیں بلکہ برسرِ پیکار بھی رہی ہیں اور حق تو یہ ہے کہ مجسمۂ شر (ابلیس) کو پیکرِ خیر (سیدنا آدم علیہ السلام) سے پہلے وجود بخشا گیا۔ اور وقت کے ساتھ ساتھ دونوں کی افرادی قوت میں اضافہ ہوتا گیا اور یوں دونوں قوتیں زور پکڑتی گئیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ خیر بصورتِ ابراہیم علیہ السلام ظاہر ہوئی تو شر بصورتِ نمرود سامنے آ گیا، خیر بصورتِ موسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوئی تو شر بصورتِ فرعون سامنے آ گیا، خیر بصورتِ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئی تو شر بصورتِ ابو جہل، ابولہب، عتبہ و شیبہ سامنے آ گیا، خیر بصورتِ شہزادۂ گلگوں قبا، راکبِ دوشِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)، جگر گوشۂ علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ)، دلبندِ سیدہ فاطمۃ الزہراء (رضی اللہ عنہا) اور برادرِ سیدنا امام حسن مجتبیٰ (رضی اللہ عنہ) حضرت سیدنا امام حسین سید الشہداء رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئی تو شر بصورتِ یزید پلید سامنے آ گیا۔ خیر بصورتِ امام مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ظاہر ہوئی تو شر بصورت اکبر سامنے آ گیا۔

قارئینِ گرامی! خیر کے نمائندوں نے ہمیشہ خود بھی جادۂ حق کو تھامے رکھا اور اپنے متعلقین کو بھی نیکی، بھلائی اور اچھائی کی تلقین و تاکید اور رہنمائی کرتے رہے جبکہ شر کے پرستاروں نے اہلِ حق کو راہِ راست سے ہٹانے اور صواب و ثواب سے دور کرنے کی سعیٔ لاحاصل جاری رکھی اور انہیں امورِ خیر اور حسنات سے روکنے کے لیے حتی المقدور کوشش کی۔ اس کی بہت ساری مثالیں آپ آئے روز مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً ان کا کہنا ہے کہ میلاد النبی بدعت، گیارہویں ناجائز، جنازے کے ساتھ کلمے کا ورد خلافِ شرع، جنازے کے بعد دعا غیر مسنون، ایصالِ ثواب حرام وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ میلاد و گیارہویں، وردِ کلمہ، دعا بعد نمازِ جنازہ اور ایصالِ ثواب وغیرہ کے جواز اور امورِ خیر ہونے کے ساتھ ساتھ اسبابِ بخشش ہونے پر علمائے حق نے مستقل کتابیں تصنیف فرما کر دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔ مگر وہ نہ مانے کیونکہ انہیں ماننا ہی نہ تھا۔ ان کا تو فرضِ منصبی ہی حق و اہلِ حق کی مخالفت تھا۔

ایصالِ ثواب ہی کو لیجئے۔ اس کے جواز اور فوائد پر قرآن بھی شاہد ہے اور احادیثِ طیبہ بھی۔ برکت کے لیے انوارِ ساطعہ سے حاشیہ خزانۃ الروایات کے حوالے سے ایک روایت پیشِ خدمت ہے:

”آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے تیسرے، دسویں، چالیسویں روز، چھٹے مہینے اور برسویں دن صدقہ دیا۔“ (انوارِ ساطعہ، صفحہ ۲۴۹، رضوی کتاب گھر دہلی)

ایصالِ ثواب کے لیے کوئی وقت تو متعین و مقرر کرنا ہی پڑتا ہے۔ جیسا کہ اس روایت کے مطابق تیسرے، دسویں، چالیسویں دن، چھ ماہ بعد اور سال بعد کا وقت مقرر کیا گیا۔ اگر وفات کے تیسرے دن کیا جائے گا تو تیجہ کہلائے گا، چوتھے دن کریں تو چوتھا، چالیسویں دن کریں تو چالیسواں یا چہلم اور سال کے بعد کریں تو سالانہ یا برسی کہلائے گا۔ اب مخالفین و مانعین کو جب اور کچھ نہیں سوجھتا تو نفسِ مسئلہ کو چھوڑ کر وقتی و ضرورتی ناموں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ جی قرآن و حدیث سے تیجہ، چوتھا، چالیسواں اور برسی و سالانہ کے لفظوں کے ساتھ ایصالِ ثواب کا ثبوت دکھاؤ۔ ثبوت بھی الحمدللہ ہم نے (ماننے والوں کے لیے) دکھا دیا۔ اگرچہ اردو میں مستعمل اصطلاحات یا ان کے عربی مترادفات استعمال نہیں ہوئے لیکن کام تو انہیں دنوں میں ہوا اور وہی ہوا جسے عرفِ عام میں ایصالِ ثواب کہتے ہیں۔ اب اصولی طور پر اگر سوال بنتا ہے تو ایصالِ ثواب کے ثبوت کا بنتا ہے نہ کہ ان وقتی اور ضرورتی ناموں کا۔ بہر حال ہمارے علماء نے اتمامِ حجت کے طور پر ان کے معقول و غیر معقول ہر اعتراض کا جواب بڑی سنجیدگی کے ساتھ علمی انداز میں دیا ہے۔ باقی رہی ہدایت، وہ تو طلب گاروں کو ہی ملتی ہے۔

زیرِ نظر رسالہ ایصالِ ثواب کے حوالے سے خاص طور پر ''چالیسویں'' کے عنوان سے مرتب کیا گیا ہے۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردِ رشید اور درگاہِ عالیہ سیال شریف سے فیض یافتہ، یادگارِ اسلاف، عالمِ باعمل، حضرت علامہ مولانا حافظ فضل احمد نعیمی سیالوی صاحب نے چالیس کے عدد کی اہمیت و فضیلت پر چالیس احادیث پیش کر کے چالیسویں دن ایصالِ ثواب کرنے کی اہمیت کو بڑی خوبصورتی سے واضح کیا اور مخالفین و مانعین کو بتایا کہ ہمارے اسلاف نے اپنے تمام تر معمولاتِ خیر کی بنیاد بڑی سوچ سمجھ کر شریعت کی پاسداری کرتے ہوئے قوی و نافع دلائل کی روشنی میں رکھی ہے۔ ایصالِ ثواب کے حوالے سے یہ ایک نئی جہت ہے جو متلاشیانِ حق کے لیے ایک خوبصورت علمی تحفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے اور سُچے پیروکاروں کی برکت سے علامہ موصوف کو اجرِ کثیر عطا فرمائے اور ہمیں استفادہ کرنے کی ہمت و توفیق سے نوازے۔

آمین بجاہ النبی الامین یارب العالمین۔

گدائے کوچۂ آل و اصحابِ نبی

قاری محمود الحسن اویسی قادری

خطیب مرکزی جامع مسجد جی ٹی روڈ گوجر خان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامُہٗ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ صْطَفٰی
وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اُولِی الصِّدْقِ وَالصَّفَآءِ
اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً (سورۃ البقرہ، آیت ۵۱، پارہ ۱)

ناموراں دیاں ناماں اتے نام تیرا سرنامہ
کنہ تیری وچ راہ نہ پایا کیا خاصاں کیا عاماں

خدائے بزرگ و برتر عزوجل اعظم شانہ و اتم برہانہ کی لاتعداد حمد وثناء جس منعمِ حقیقی نے ہماری نجات اور ہماری فلاح واصلاح کے لیے رحمتِ عالمیاں شفیعِ مجرماں حامیٔ بیکساں صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر بے شمار درود و بے حساب سلام ہوں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہمیں ہدایت ملی ایمان ملا قرآن ورمضان ملا بلکہ اللہ رحیم ورحمٰن ملا۔

بخشش کہاں اے صاحبِ قرآن تیرے بغیر — نہیں ملتی دولتِ ایمان تیرے بغیر
لا ریب ہر بشر نے یہ تسلیم کیا — انسان بن نہ سکا انسان تیرے بغیر

مجددِ دین وملت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ — ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں — ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

حمدِ باری تعالیٰ اور درود شریف ونعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عرض ہے کہ ملتِ اسلامیہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ فوت شدہ مسلمانوں کو زندہ مسلمانوں کی عباداتِ بدنی و مالی وغیرہ کا ثواب ضرور پہنچتا ہے۔ نیکوکاروں کو بلند درجات عطا کیے جاتے ہیں اور گناہگاروں کو عذاب سے نجات نصیب ہوتی ہے۔ مگر آج بعض لوگ اس عملِ خیر کو بے فائدہ کہہ کر سادہ لوح مسلمانوں کو مختلف حیلوں بہانوں سے اس سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں ایصال ثواب کا ثبوت نہیں، کبھی کہتے ہیں چالیسویں

دن کو کیوں مقرر کرتے ہو کہ خاص چالیس کے عدد کی عظمت وشان اور اہمیت کی دلیل وسند اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں موجود نہیں۔ حالانکہ ایصالِ ثواب یعنی کسی عملِ خیر کے ذریعے اور وسیلے سے قیامت تک آنے والے دوسرے مسلمان بھائیوں کی بخشش ومغفرت کی کوشش کرنا ایسا محبوب کام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خالص عبادت پنجگانہ فرض نماز میں بھی اس کام کو جائز رکھا کہ پوری دنیا کے مسلمان ہر روز پانچ وقت کی نمازوں میں یہ دعا کرتے ہیں:

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ (سورۃ ابراہیم، آیت ۴۱، پارہ ۱۳)

ترجمہ: اے ہمارے رب! مجھے، میرے والدین اور قیامت تک آنے والے مومنوں کو بخش دے۔

اگر خالص بدنی وجانی عبادت کے ذریعے بخشش طلب کرنا جائز ہے تو مالی عبادت کے ذریعے بخشش مانگنا کیوں جائز نہیں۔ اس موضوع پر علمائے اہلِ سنت کی قرآن وسنت کے حوالوں سے مزین بہترین تصانیف کثرت سے موجود ہیں۔ اس مختصر تحریر میں فقیر راجی رحمتِ ربِ قدیر نے صرف چالیس کے عدد کی قرآن وسنت سے اہمیت وافادیت پیش کرنے کا التزام کیا ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً (صحیح بخاری، کتاب حدیث الانبیاء، باب ماذکرعن بنی اسرائیل، جلد۱، صفحہ ۴۹۱، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

ترجمہ: میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔

چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً (سورۃ البقرہ، آیت ۵۱، پارہ ۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا۔

اگر چالیس کے عدد میں کوئی حکمت وعظمت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ چالیس کے عدد کی قید نہ لگاتا۔

سورۃ المومنون میں ارشادِ ربانی ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰہُ نُطْفَۃً فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَۃَ عَلَقَۃً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَۃَ مُضْغَۃً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَۃَ عِظٰمًا فَکَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰہُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ○ (سورۃ المومنون، آیت ۱۲ تا ۱۴، پارہ ۱۸)

ترجمہ: اور بیشک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا، پھر اسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط

ٹھہراؤ میں، پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا، پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی، پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں، پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا، پھر اسے اور صورت میں اٹھان دی، تو بڑی برکت والا ہے اللہ، سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

مفسرین نے اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ تبدیلی کا یہ عمل چالیس چالیس دن بعد ہوتا ہے۔ اسی مضمون کی آیات سورۃ حج (آیت نمبر۴، پارہ ۱۷) اور سورۃ مومن (آیت ۶۲، پارہ ۲۴) میں موجود ہیں۔ آج جدید سائنسی تحقیقات بھی اس نظریہ کی مؤید ہیں کہ بچے کے تخلیقی عمل میں ہر چالیس دن بعد انقلاب رونما ہوتا ہے۔ یعنی چالیس دن نطفہ، چالیس دن خون کی پھٹک، پھر چالیس دن گوشت کا لوتھڑا۔ چنانچہ بخاری و مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا کے الفاظ موجود ہیں جو تخلیقِ انسانی کے ابتدائی مراحل بیان کرنے والی آیات کے مفہوم کو واضح و متعین کرتے ہیں۔ [دیکھئے رسالہ ھذا کی حدیث نمبر ۳۷ بر صفحہ ۲۸] پھر بچے کی پیدائش کے بعد عورت کو نفاس زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک آتا ہے، اس سے زیادہ نہیں ہوتا۔ گویا چالیس کے عدد کا انسان سے گہرا تعلق ہے۔ صوفیائے کرام چالیس دن کے چلّے کرتے ہیں۔ تفسیر عزیزی میں حدیث نقل کی گئی ہے کہ جو شخص چالیس دن خلوصِ دل سے عبادت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل و زبان سے رحمت و حکمت کے چشمے جاری فرما دیتا ہے۔ لہٰذا اپنے کسی فوت شدہ مسلمان بھائی کی بخشش کے لیے چالیس دن ایصالِ ثواب کرنا فائدہ سے ہر گز خالی نہیں ہوسکتا۔ اس لیے الحمدللہ اہلِ سنت و جماعت کی کوئی محفل فوت شدگان کو ایصالِ ثواب کرنے سے خالی نہیں ہوتی۔ لوگ اس کارِ خیر کو مولویوں کے پیٹ کا دھندہ کہہ کر بلا دلیل اس فائدۂ ثقلین، برکاتِ دارین عمل کی اہمیت و ضرورت کا انکار کر کے نقصان و خسرانِ دارین اٹھاتے اور قرآن و سنت پر بہتان باندھتے ہیں۔ بعض تو تمسخر اڑا کر دولتِ ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے کہا:

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ○ (سورۃ مائدہ، آیت ۲۴، پارہ ۶)

ترجمہ: تو (اے موسیٰ!) آپ جائیے اور آپ کا رب، تم دونوں لڑو، ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ج يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ط فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ○ (آیت ۲۶)

ترجمہ: فرمایا تو وہ زمین ان (بنی اسرائیل) پر حرام ہے چالیس برس تک، بھٹکتے پھریں زمین

میں، توتم ان بے حکموں کا افسوس نہ کھاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حکم عدولی کے باعث چالیس سال تک وادی تیہ میں قید رکھا حالانکہ کم یا زیادہ بھی کر سکتا تھا۔ ثابت ہوا کہ چالیس کے عدد میں اللہ تعالیٰ کی کوئی حکمت ضرور پنہاں ہے۔

سورۃ الانبیاء میں ارشادِ ربانی ہے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ (سورۃ الانبیاء، آیت ۸۸، پارہ ۱۷)

ترجمہ: توہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات بخشی۔

اس آیت کے تحت مفتیٔ اسلام صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ (تفسیر نعیمی، جلد ۱۷، صفحہ ۴۳۰، نعیمی کتب خانہ گجرات)

لہٰذا چالیس کے عدد کی حکمت و برکات مسلّمہ اور قرآن و سنت سے منصوص و ماخوذ ہیں۔ راقم الحروف ذیل میں چالیس کے عدد کی اہمیت پر چالیس احادیثِ نبویہ پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو ہم سب کے لیے ذریعۂ نجات اور دارین میں وسیلۂ ثواب و برکات بنائے۔ آمین ثم آمین۔

حدیث نمبر ۱ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا وَّ كُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَافِعًا وَّ شَهِیْدًا (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العلم، صفحہ ۳۶، قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا جو شخص میری امت کے لیے ان کے دینی امور میں چالیس حدیثیں محفوظ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز فقیہ اٹھائے گا اور میں اس آدمی کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔

قارئین سے گزارش ہے کہ راقم الحروف کے حق میں دعا فرمائیں کہ چالیس احادیث جمع کرنے پر اللہ تعالیٰ اسے اس حدیثِ مبارکہ کا مصداق بنائے۔ بروزِ قیامت اس کا شمار فقہا میں ہو اور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔

حدیث نمبر ۲ عَنْ اَبِیْ جُحَیْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ لَكَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (مشکوٰۃ المصابیح، باب السترہ، صفحہ ۷۴، قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: ابوجہیم کہتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہوجاتا کہ یہ کتنا بڑا گناہ ہے تو وہ نمازی کے آگے سے گزرنے سے چالیس تک کھڑا رہنے کو بہتر جانتا۔ ابونصر کہتے ہیں کہ مجھے خبر نہیں کہ چالیس دن فرمائے یا مہینے یا سال۔ اس کو امام بخاری اور امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔

اس حدیث کے تحت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''ظاہر یہ ہے کہ چالیس سال فرمایا ہوگا جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔ مطلب اس کا ظاہر ہے۔ چالیس کا عدد اس لیے ارشاد فرمایا کہ انسان کا ہر حال چالیس پر ہی تبدیل ہوتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ، پھر چالیس دن تک خون، پھر چالیس دن تک جمی بوٹی، پھر پیدائش کے بعد چالیس دن تک ماں کو نفاس، پھر چالیس سال تک عمر کی پختگی۔ اسی لیے بعد وفات چالیس روز تک مسلسل فاتحہ کی جاتی ہے اور چالیسویں کی فاتحہ اہتمام سے ہوتی ہے۔'' (مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد۲، صفحہ۳، نعیمی کتب خانہ گجرات)

حدیث نمبر۳ مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ظَھَرَتْ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ عَلٰی لِسَانِہٖ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، جلد۶، صفحہ۴۳، دار المعرفہ بیروت)

ترجمہ: (حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ) جو شخص متواتر چالیس دن خلوصِ نیت سے عبادت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل سے زبان تک حکمت کے چشمے جاری فرما دیتا ہے۔

یہ چالیسویں کے وسیلہ کی برکات وعنایات ہیں۔

حدیث نمبر۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَۃٍ یُّدْرِکُ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَہٗ بَرَآئَتَانِ بَرَآئَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَ بَرَآئَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ (الجامع الکبیر، جلد۱، صفحہ۲۸۱، دار الغرب الاسلامی بیروت)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اللہ (کی رضا) کے لیے چالیس دن تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھی اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ جہنم سے آزادی اور نفاق سے آزادی۔

حدیث نمبر۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَلَاۃً لَّا یَفُوْتُہٗ صَلَاۃٌ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَآئَۃً مِّنَ النَّارِ وَنَجَاۃً مِّنَ الْعَذَابِ (المعجم الاوسط، جلد۵، صفحہ۳۲۵، دار الحرمین قاھرہ)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کیں اور اس سے کوئی نماز نہ چھوٹی اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے جہنم سے آزادی اور عذاب سے نجات لکھ دی۔

حدیث نمبر۶ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: مَنْ صَلَّی الصَّلٰوۃَ مَعَ الْجَمَاعَۃِ وَجَلَسَ فِیْ حَلْقَۃِ الْعِلْمِ وَسَمِعَ کَلَامَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ عَمِلَ بِہٖ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی سِتَّۃَ اَشْیَآءٍ: اَلرِّزْقُ مِنَ الْحَلَالِ، یَنْجُوْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَیُعْطٰی کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَیَمُرُّ عَلَی الصِّرَاطِ کَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَ یُحْشَرُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ مِنْ یَّاقُوْتَۃٍ حَمْرَآءَ لَہٗ اَرْبَعُوْنَ بَابًا (درۃ الناصحین فی الوعظ والارشاد، صفحہ۱۵، دار احیاء الکتب العربیہ حلب)

ترجمہ: نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا جو شخص نماز باجماعت پڑھے، اہلِ علم کے حلقہ میں بیٹھے، اللہ تعالیٰ کا کلام سنے اور اس پر عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو چھ چیزیں عطا فرمائے گا ۱۔ رزقِ حلال ۲۔ عذابِ قبر سے نجات ۳۔ بروزِ قیامت دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ۴۔ پلِ صراط سے بجلی کی طرح گزر ۵۔ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے ساتھ اٹھایا جائے گا ۶۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سرخ یاقوت کا گھر بنائے گا جس کے چالیس دروازے ہوں گے۔

حدیث نمبر۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلَاۃَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا (مشکوٰۃ المصابیح، باب بیان الخمر وشاربہا، صفحہ۳۱۷، قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کرے گا۔

حدیث نمبر۸ امام بیہقی نے روایت کی: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَا یُتْرَکُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ بَعْدَ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً وَّ لٰکِنَّھُمْ یُصَلُّوْنَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی حَتّٰی یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک انبیاء علیہم السلام چالیس راتوں کے بعد اپنی قبروں میں نہیں چھوڑے جاتے بلکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے نماز پڑھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ صور پھونکا جائے۔ (مقالاتِ کاظمی، جلد۲، صفحہ۲۵، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی)

اس کے معنی زرقانی نے یہ لکھے ہیں: چالیس روز تک قبر میں مدفون اس جسم کے ساتھ روح پیوستہ رہتی ہے۔اس کے بعد وہ روح قربِ الٰہی میں عبادت کرتی رہتی ہے اور جسم کا قالب دھار کر جہاں چاہتی ہے جاتی ہے۔(انوارِ ساطعہ، صفحہ ۲۴۸، رضوی کتاب گھر دہلی)

حضرتِ اعلیٰ پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ چالیس روز تک روح حصولِ ثواب کے لیے اپنے اہلِ خانہ کی طرف متوجہ رہتی ہے۔ملخصاً (فتاویٰ مہریہ، صفحہ ۲۷، کتب خانہ درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف)

حدیث نمبر ۹ (سیدنا) علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ (خَلَقَ اللّٰهُ الْبَيْتَ قَبْلَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً) اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو زمین وآسمان سے چالیس (۴۰) سال پہلے پیدا فرمایا، پس وہ پانی پر جھاگ کی صورت میں تھا۔(جواہر عزیزی، جلد ۲، صفحہ ۲۹۶، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور)

زمین وآسمان کی پیدائش سے پہلے پانی تھا۔قدرت نے اس پر جھاگ پیدا کیے، وہ جھاگ چالیس سال تک ایک جگہ محفوظ رہے، پھر وہی جھاگ پھیلا دیئے گئے، اسی پھیلے ہوئے جھاگ کا نام زمین ہے۔(تفسیر نعیمی، جلد ۴، صفحہ ۳۱، نعیمی کتب خانہ گجرات)

(بیت اللہ شریف جہاں پر ہے یہ وہی جگہ ہے) جہاں سے زمین بنی تھی یعنی جس جگہ پانی پر جھاگ پیدا ہوا تھا اور پھر وہی جھاگ پھیل کر زمین بنی۔ (تفسیر نعیمی، جلد ۱، صفحہ ۱۷۳، نعیمی کتب خانہ گجرات)

یہ فقیر حافظ فضل احمد نعیمی کہتا ہے کہ جو زمین اللہ تعالیٰ نے ہمارے فائدے کے لیے بنائی وہ چلہ (یعنی چالیس کے عدد) کے عمل سے گزری ہے لہٰذا زمین کی اشیاء استعمال کرنے والوں کو چالیسویں کی اہمیت وافادیت سے پہلوتہی نہیں کرنی چاہئے اور اس سے Allergic نہیں ہونا چاہئے یا پھر ہمت کرکے اس زمین سے نکل جائیں۔

حدیث نمبر ۱۰ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ اَغْبَرَتْ قَدَمَاهُ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ وَاسْتَغْفَرَلَهٗ مَلَكَاهُ وَ اِنْ مَّاتَ فِيْ طَلَبِهٖ مَاتَ شَهِيْدًا وَّ كَانَ قَبْرُهٗ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَيُوَسِّعُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ وَ يُنَوِّرُ عَلٰى جِيْرَانِهٖ اَرْبَعِيْنَ قَبْرًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَ اَرْبَعِيْنَ قَبْرًا عَنْ يَّسَارِهٖ وَ اَرْبَعِيْنَ عَنْ خَلْفِهٖ وَ اَرْبَعِيْنَ عَنْ اَمَامِهٖ (تفسیر الکبیر، جلد ۲، صفحہ ۲۰۶، دارالفکر بیروت)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے قدم طلبِ علم میں گردآلود

ہوں اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو جہنم پر حرام فرمائے گا، اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کریں گے، اگر علم کی طلب میں مرگیا تو شہید ہوا اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگی، اس کی قبر تاحدِ نگاہ کشادہ کر دی جائے گی اور اس کے پڑوسیوں کی قبریں روشن کر دی جائیں گی چالیس قبریں اس کے دائیں، چالیس قبریں اس کے بائیں، چالیس قبریں اس کے پیچھے اور چالیس قبریں اس کے آگے۔

حدیث نمبر ۱۱ مَنْ خَرَجَ یَطْلُبُ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ لِیَرُدَّ بِهٖ بَاطِلًا مِّنْ حَقٍّ اَوْ ضَلَالًا مِّنْ هُدًی کَانَ کَعِبَادَةِ مُتَعَبِّدٍ اَرْبَعِیْنَ عَامًا (کنز العمال، جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۱، موسستہ الرسالہ بیروت)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص علم کا ایک حصہ حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعے حق کی طرف سے باطل کا رد کرے یا ہدایت سے گمراہی کو ہٹائے تو وہ چالیس سال عبادت کرنے والے کی عبادت کے مثل ہے۔

حدیث نمبر ۱۲ عَنْ شُرَیْحِ ابْنِ عُبَیْدٍ قَالَ ذُکِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِیٍّ وَّقِیْلَ الْعَنْهُمْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ لَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَلْاَبْدَالُ یَکُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا کُلَّمَامَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَکَانَهٗ رَجُلًا یُسْقٰی بِهِمُ الْغَیْثُ وَ یُنْصَرُبِهِمْ عَلَی الْاَعْدَآءِ وَیُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ (مشکوٰۃ المصابیح، باب ذکر الیمن والشام وذکر اویس القرنی، صفحہ ۵۸۲، قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: روایت ہے حضرت شریح ابن عبید سے فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس شام والوں کا ذکر ہوا اور عرض کیا گیا اے امیر المؤمنین ان پر لعنت کیجئے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہوں گے۔ وہ حضرات چالیس مرد ہیں۔ جب ان میں ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے شخص کو بدل دیتا ہے۔ ان کی برکت سے بارشیں برستی ہیں۔ ان کے ذریعے دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ ان کی برکت سے شام والوں سے عذاب دفع ہوتا ہے۔

حدیث مذکورہ بالا سے چالیس کے عدد اور اولیاء کرام کے وسیلہ وتوسل کی اہمیت و برکات کا ثبوت اظہر من الشمس ہے۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

شنیدم کہ در روزِ امید و بیم — بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

رومیِ کشمیر حضرت میاں محمد بخش عارفِ کھڑی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

میں سُنیا حشر دیہاڑے جد نیکاں لیکھا تُلسی بُریاں نوں رب نیکاں بدلے جا جنت وچ کھڑسی

حدیث نمبر۱۳ اسماعیل بن اسحاق نے مجاہد سے ذکر کیا کہ حضرت آدم علیہ الصلاۃ و السلام ہندوستان میں اتارے گئے، انہوں نے پیدل چالیس حج کیے۔ (تفہیم البخاری، جلد۲، صفحہ۵۶۲، جامعہ سراجیہ رسولیہ رضویہ فیصل آباد)

حدیث نمبر۱۴ ابو نعیم نے مجاہد سے روایت کی کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت کے چالیس مردوں کی طاقت دی گئی تھی۔ (تفہیم البخاری، جلد۱، صفحہ۵۵۴، جامعہ سراجیہ رسولیہ رضویہ فیصل آباد)

در بعضے روایات قوت اربعین مرد از مردان بہشت آمدہ است کہ ہر مردرا از مردانِ بہشت قوت صد کس باشد (مدارج النبوت فارسی، جلد۱، صفحہ۲۷، مطبع منشی نول کشور لکھنؤ)

ترجمہ: بعض احادیث میں چالیس جنتی مردوں کی طاقت کا ذکر ہے اور ہر جنتی مرد کی طاقت سو (دنیاوی) مردوں کی طاقت کے برابر ہوگی۔

حدیث نمبر۱۵ جبرائیل علیہ السلام خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق براق لانے جنت میں آئے، بہشت کے مرغزاروں میں چالیس ہزار براق چر رہے تھے جن کی پیشانی پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی روشن تھا۔ ان چالیس ہزار براق میں سے ایک براق غمگین اور آزردہ ایک کونے میں سر جھکائے آنسوؤں کے دریا بہا رہا تھا، جبرائیل علیہ السلام اس براق کے پاس گئے اور اس کا حال پوچھا، اس نے کہا کہ اے جبرائیل (علیہ السلام)! ہزار سال کا عرصہ گزرا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنا تھا، اس روز سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق میں مبتلا ہوں۔ جس روز سے میں نے آپ کا نامِ نامی اور اسمِ گرامی سنا ہے کھانے کو جی ہی نہیں چاہتا، جبرائیل علیہ السلام نے چالیس ہزار براق میں سے اس براق کو جو اپنی جان پر اشتیاقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا داغ رکھتا تھا اختیار فرمایا۔ (معارج النبوت، جلد۲، صفحہ۴۰۰، مکتبہ نبویہ لاہور)

لگ گئی چوٹ محبت والی تے عشق نشے وچ آیا تن من دی رہی خبر نہ کوئی ایسا عشق نے تیر چلایا

رومیِ کشمیر حضرت میاں محمد بخش عارفِ کھڑی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

بل بل ہانڈی تڑکے اندر اپنا آپ جلاوے تاں منظور پیارا کرسی اتے نظرِ محبت پاوے
دل کہندا دلبر نوں ملئے کر کر لمیاں باہیں امرِ الٰہی کھڑا پکارے اجے اجازت ناہیں

حدیث نمبر۱۶ شبِ معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِ اقدس پر جو عمامہ شریف سجایا گیا تھا اس کے متعلق معارج النبوت میں لکھا ہے کہ: ایک روایت اس طرح ہے کہ رضوان (رضوانِ جنت) نے وہ عمامہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے سات ہزار سال پہلے باندھا تھا، چالیس ہزار فرشتے اس کی تعظیم وتکریم کے لیے اس کے گرد کھڑے تھے جو ہر وقت تسبیح وتہلیل میں مصروف رہتے تھے، ہر تسبیح کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے یہاں تک کہ اس رات جبرائیل علیہ السلام اس عمامہ کو لائے، چالیس ہزار فرشتے اس عمامہ کے ساتھ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، کہتے ہیں کہ اس عمامہ کے چالیس ہزار نقش ونگار تھے اور ہر نقش پر چار لکیریں تھیں، پہلی لکیر پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، دوسری پر محمد نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تیسری پر محمد خلیل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور چوتھی پر محمد حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا تھا۔ (معارج النبوت، جلد۲، صفحہ ۱۰۴، مکتبہ نبویہ لاہور)

چالیس اور چار کے عدد کی عظمت وشان سبحان اللہ۔

حدیث نمبر۱۷ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی رہائش سدرۃ المنتہیٰ پر ہے۔ شبِ معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہاں جلوہ افروز ہونے کا احوال معارج النبوت میں یوں درج ہے:

حضرت جبرائیل علیہ السلام کے محراب کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی ایک کرسی رکھی ہوئی تھی، جس روز سے یہ کرسی بنی آج تک کسی کو اس پر بیٹھنے کی جرأت نہیں ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اس پر بٹھایا، اس کرسی کے چاروں طرف میں نے کرسیاں دیکھیں، اس کرسی کے سامنے دس ہزار کرسیاں تھیں جو مروارید سفید سے بنی ہوئی تھیں، ان پر تورات لکھی ہوئی تھی، ہر کرسی کے گرد چالیس ہزار فرشتے کھڑے تورات پڑھ رہے تھے۔ میں نے دوسری طرف دس ہزار کرسیاں رکھی ہوئی دیکھیں، ان پر انجیل لکھی ہوئی تھی اور ہر کرسی کے گرد چالیس ہزار فرشتے کھڑے انجیل پڑھ رہے تھے۔ اور تیسری طرف دس ہزار کرسیاں رکھی ہوئی تھیں، ان پر زبور لکھی ہوئی تھی، ہر کرسی کے گرد چالیس ہزار فرشتے کھڑے زبور پڑھ رہے تھے۔ چوتھی طرف دس ہزار کرسیاں سرخ یاقوت کی رکھی ہوئی تھیں، ان پر قرآن مجید لکھا گیا تھا اور ہر کرسی کے گرد چالیس ہزار فرشتے قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول تھے۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میری آپ سے ایک درخواست ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، وہ کیا ہے؟ عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپ یہاں دو رکعت نماز ادا فرمائیں تاکہ آپ کی تشریف آوری سے میری جائے قیام برکت حاصل کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست قبول کر لی اور دو رکعت نماز ادا فرمائی، اور سدرۃ

المنتہیٰ کے تمام فرشتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کی۔ جس طرح بیت المقدس میں تمام انبیاء کی امامت کی تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی وفضیلت کا علم ہوا فرشتوں کو بھی آپ کی بزرگی معلوم ہوئی۔ (معارج النبوت، جلد۲، صفحہ۴۴۵، مکتبہ نبویہ لاہور)

قائین! آپ نے ملاحظہ کرلیا کہ سدرۃ المنتہیٰ پر جہاں سیدِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرداری وعظمت کے علم لہرا رہے ہیں وہاں پر چالیس کے عدد کی افادیت واہمیت کے نقش بھی ثبت ہیں۔

حدیث نمبر۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ المصابیح، باب المبعث وبدء الوحی، صفحہ۵۲۱، قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے۔ اسے بخاری ومسلم نے بھی روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر۱۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُدْخَلُ فُقَرَآءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَآئِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا (الجامع الکبیر، جلد۴، صفحہ۱۷۳، دارالغرب الاسلامی بیروت)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرکارِ ابدقرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں فقراء مسلمان جنت میں مالداروں سے چالیس سال پہلے داخل کئے جائیں گے۔

حدیث نمبر۲۰ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا، وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ لِاَنَّهُمْ يُدْخَلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَآءِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا (الجامع لشعب الایمان، جلد۳، صفحہ۵۰، مکتبۃ الرشد ریاض)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرکارِ ابدقرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کی اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت پر زندہ رکھ اور اسی حالت میں موت دے اور قیامت کے دن مساکین کے زمرے میں اٹھانا۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ ایسا کیوں؟ تو ارشاد فرمایا اس لیے کہ وہ امیروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل کئے جائیں گے۔

حدیث نمبر۲۱ نَزَلَتْ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِذْ اَنْفَقَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّ عَشَرَةَ اٰلَافٍ سِرًّا وَّ عَشَرَةَ اٰلَافٍ جَهْرًا وَّ عَشَرَةَ اٰلَافٍ لَيْلًا وَّ عَشَرَةَ اٰلَافٍ نَهَارًا (عمدۃ القاری، جلد۸، صفحہ۴۰۸، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ترجمہ: آیہ مبارکہ ﴿اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ (سورۃ البقرہ، آیت ۲۷۴، پارہ ۳)

ترجمہ: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں، چھپے اور ظاہر، ان کے لیے ان کا اجر ہے ان کے رب کے پاس، ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم ﴾ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی جب آپ نے چالیس ہزار دینار (راہِ خدا میں) خرچ کیے، دس ہزار دینار پوشیدہ اور دس ہزار اعلانیہ، دس ہزار دینار رات کے وقت اور دس ہزار دن کے وقت۔

مذکورہ بالا روایات میں چالیس کے عدد کا التزام اس عدد کی افادیت واہمیت اور شان وعظمت کو خوب ظاہر کر رہا ہے۔

حدیث نمبر ۲۲ اَلْخَلَائِقُ اِذَا نَشَرُوْا مِنَ الْقُبُوْرِ یَقِفُوْنَ وُقُوفًا عَلَی الْمَوَاضِعِ الَّتِیْ نَشَرُوْا مِنْهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً لَّا یَاْكُلُوْنَ وَلَا یَشْرَبُوْنَ وَلَا یَجْلِسُوْنَ وَلَایَتَكَلَّمُوْنَ (درۃ الناصحین فی الوعظ والارشاد، صفحہ ۱۵۵، داراحیاء الکتب العربیہ حلب)

ترجمہ: جب لوگوں کو قیامت کے دن قبور سے اٹھایا جائے گا تو وہ جہاں سے اٹھائے جائیں گے وہاں چالیس سال تک اس حال میں کھڑے رہیں گے کہ نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے، نہ بیٹھیں گے اور نہ ہی کلام کریں گے۔

حدیث نمبر ۲۳ قَالَ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اِذَا مَاتَ شَابٌّ تَائِبٌ یَّرْفَعُ اللّٰهُ الْعَذَابَ عَنْ مَّقَابِرِ الْمُسْلِمِیْنَ اَرْبَعِیْنَ عَامًا لِّكَرَامَتِهٖ عَلَی اللّٰهِ (درۃ الناصحین فی الوعظ والارشاد، صفحہ ۲۶۶، داراحیاء الکتب العربیہ حلب)

ترجمہ: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی توبہ کرنے والا نوجوان فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے مسلمانوں کے قبرستان سے چالیس سال کے لیے عذاب اٹھالیتا ہے۔

حدیث نمبر ۲۴ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِیُّ عَنْ سَلْمَانَ كَانَ بَیْنَ رُؤْیَا یُوْسُفَ وَ تَاوِیْلِهَا اَرْبَعُوْنَ سَنَةٍ (تفسیر القرآن العظیم۔ابن کثیر جلد ۸، صفحہ ۵۷، الفاروق الحدیثہ للطباعہ والنشر قاہرۃ)

ترجمہ: ابوعثمان النہدی حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب اور اس کی تعبیر کے درمیان چالیس سال کا عرصہ گزرا۔

حدیث نمبر ۲۵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ مَنْ اَتٰی عَلَیْهِ الْاَرْبَعُوْنَ سَنَةً فَلَمْ یَغْلِبْ خَیْرُهٗ شَرَّهٗ فَلْیَتَجَهَّزْ اِلَی النَّارِ (تفسیر روح المعانی، جلد ۲۶، صفحہ ۱۸، دار

احیاءالتراث العربی بیروت)

ترجمہ: جس کے چالیس سال گزر جائیں پھر بھی اس کی نیکی اس کی برائی پر غالب نہ ہوتو ایسے شخص کو دوزخ کی تیاری کرنی چاہیے۔

حدیث نمبر۲۶ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجُرُّ یَدَہٗ عَلٰی وَجْہِ مَنْ زَادَ عَلَی الْاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً وَّ لَمْ یَتُبْ وَیَقُوْلُ بِاَبِیْ وَجْہٌ لَّا یُفْلِحُ (تفسیر روح المعانی، جلد ۲۶، صفحہ ۱۸، داراحیاء التراث العربی بیروت)

ترجمہ: وہ آدمی جس کی عمر چالیس سال سے متجاوز ہو اور پھر بھی وہ تائب نہ ہو تو شیطان اس کے منہ پر ہاتھ پھیرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا باپ قربان! یہ ایسا چہرہ ہے جو کبھی سرخرو نہ ہوگا۔

حدیث نمبر۲۷ خطیب و ابن عساکر از انس بن مالک رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کردہ اند کہ حضرت آدم علیہ السلام در آخر عمر چوں اولاد ایشاں بچہل ہزار کس رسیدند سکوت اختیار کردند و قلت کلام التزام نمودند (تفسیر عزیزی، جلد ۱، صفحہ ۱۹۵، مطبع مجتبائی دہلی)

ترجمہ: خطیب اور ابنِ عساکر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے آخری عمر میں جب کہ آپ کی اولاد چالیس ہزار آدمیوں تک پہنچ گئی خاموشی اختیار فرمائی اور کم بولنا لازم کرلیا۔

حدیث نمبر۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تُلِیَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا] فَقَامَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ، فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَۃِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَا سَعْدُ اَطِبْ مَطْعَمَکَ تَکُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَۃِ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَقْذِفُ اللُّقْمَۃَ الْحَرَامَ فِیْ جَوْفِہٖ مَا یُتَقَبَّلُ مِنْہُ عَمَلٌ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا، وَ اَیُّمَا عَبْدٍ نَّبَتَ لَحْمُہٗ مِنَ السُّحْتِ وَالرِّبَا فَالنَّارُ اَوْلٰی بِہٖ (المعجم الاوسط، جلد ۶، صفحہ ۳۱۱، دارالحرمین قاھرہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت (اے لوگو! کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے۔ سورۃ البقرہ، آیت ۱۶۸، پارہ ۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تلاوت کی گئی تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیک وسلم! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے (یعنی میری ہر دعا قبول ہو جائے) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے سعد! اپنا کھانا طیب رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں مستجاب الدعوات بنا دے گا۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے کہ آدمی ایک لقمہ حرام

کھاتا ہے تو چالیس دن تک اس کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں کیا جاتا۔ جس آدمی کا گوشت حرام غذا اور سود سے پھلا پھولا ہو آگ اس کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

حدیث نمبر ۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ مَنْ قَادَ اَعْمٰی اَرْبَعِیْنَ خُطْوَۃً وَّجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ (مسند ابی یعلی الموصلی، جلد۵، صفحہ۲۴۲، مؤسسہ علوم القرآن بیروت)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اندھے آدمی کو چالیس قدم چلایا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

حدیث نمبر ۳۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْجِوَارِ اَرْبَعُوْنَ دَارًا ھٰکَذَا وَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا یَمِیْنًا وَّ شِمَالًا وَّقُدَّامَ وَ خَلْفَ (مسند ابی یعلی الموصلی، جلد۵، صفحہ ۳۶۸، مؤسسہ علوم القرآن بیروت)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا پڑوسیوں کا حق چالیس گھر پر ہوتا ہے۔ اس طرح، اس طرح، اس طرح اور اس طرح، دائیں و بائیں اور آگے اور پیچھے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا حَدُّ الْجِوَارِ اَرْبَعُوْنَ دَارًا مِّنْ کُلِّ جَانِبٍ (فتح الباری، جلد۱۳، صفحہ ۵۶۸، دار طیبہ ریاض)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمسائیگی کی حد چاروں جانب چالیس چالیس گھروں تک ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اللہ کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ حقِ ہمسایہ اسی سے ادا ہوتا ہے جس پر اللہ رحمت کرتا ہے، بیگانوں سے نیکی کرنا عمر دراز اور رزق فراخ کرتا ہے۔ (مخزنِ اخلاق، صفحہ ۱۵، ۱۶، ادارہ مطبوعاتِ سلیمانی لاہور)

سبحان اللہ! مذکورہ بالا روایات سے چالیس کے عدد کی اہمیت وشان ظاہر وباہر ہے۔

حدیث نمبر ۳۱ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ جَوَانِبَ السَّرِیْرِ الْاَرْبَعَ کَفَّرَ اللّٰہُ عَنْہُ اَرْبَعِیْنَ کَبِیْرَۃً (المعجم الاوسط، جلد۶، صفحہ ۹۹، دار الحرمین قاھرہ)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو جنازہ کی چارپائی کے چاروں پائیوں کو (باری باری) اٹھاتا ہے اللہ اس کے چالیس کبیرہ گناہ

معاف فرما دیتا ہے۔

حدیث نمبر۳۲ مَنْ حَمَلَ جَنَازَةً اَرْبَعِيْنَ خُطْوَةً كُفِّرَتْ عَنْهُ اَرْبَعُوْنَ كَبِيْرَةً (الدرالمختار، صفحہ۱۲۲، دارلکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی جنازہ کو چالیس قدم اٹھائے تو اس کا اٹھانا چالیس کبیرہ گناہوں کو مٹاتا ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں سرہانے کو کندھا دے کر دس قدم چلے پھر دائیں پائنتی کو کندھا دے کر دس قدم چلے، پھر بائیں سرہانے کو کندھا دے کر دس قدم چلے پھر بائیں پائنتی کو کندھا دے کر دس قدم چلے۔ یوں چالیس قدم پورے کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔(جوہرہ، عالمگیری، الدرالمختار صفحہ مذکورہ بالا)

حدیث نمبر۳۳ وَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى اِبْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ مَاتَ لَهُ اِبْنُ بِقَدِيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانِ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ اُنْظُرْ مَاجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِاجْتَمَعُوْا لَهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلاً لَّا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشکوٰۃ المصابیح، باب المشیٰ بالجنازہ والصلاۃ علیہا، صفحہ ۱۴۵، قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے (آزاد کردہ) غلام حضرت کریب رضی اللہ عنہ سے، وہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ ان کا فرزند قدید یا عسفان میں وفات پا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اے کریب دیکھو کتنے لوگ جمع ہو گئے۔ فرماتے ہیں کہ میں نکلا تو کچھ لوگ جمع ہو ہی گئے تھے۔ میں نے آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا کیا تم کہہ سکتے ہو کہ چالیس ہوں گے۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا میت کو لاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایسا کوئی مسلمان نہیں جو مر جائے اور اس کے جنازے پر چالیس آدمی کھڑے ہوں جو اللہ کا کوئی شریک نہ بتاتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش اس میت کے حق میں ضرور قبول فرماتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر۳۴ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَلَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا لَّا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَّاللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَلَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَّلَيَاتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَّ هُوَ كَظِيْظٌ مِّنَ

الزِّحَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (مشکوٰۃ المصابیح، باب صفۃ الجنۃ واہلہا، صفحہ ۴۹۷، قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: حضرت عتبہ بن غزوان سے روایت ہے کہ ہم سے ذکر کیا گیا کہ دوزخ کے کنارہ سے پتھر ڈالا جائے گا تو اس میں ستر سال گرے گا مگر اس کی تہہ نہ پائے گا۔ رب کی قسم وہ بھری جائے گی۔ اور ہم سے ذکر کیا گیا کہ جنت کی چوکھٹوں میں سے دو چوکھٹوں کے درمیان چالیس سالوں کا فاصلہ ہے اور اس پر ایک دن ایسا آئے گا جب وہ بھیڑ کی وجہ سے ٹھسا ہوگا۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

یعنی جنت کے ہر دروازے کی چوڑائی چالیس سال کی راہ ہے۔ اس قدر وسعت کے باوجود جب جنتی اس میں سے داخل ہوں گے تو کھوۓ سے کھوا چھلتا ہوگا۔

حدیث نمبر ۳۵ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمٌ وَّلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيْ وَ اَبُوْدَاوٗدَ (مشکوٰۃ المصابیح، باب ما یجب فیہ الزکوٰۃ، صفحہ ۱۵۹، قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ کی تو معافی دے دی مگر چاندی کی زکوٰۃ دو، ہر چالیس میں ایک درہم ہے اور ایک سو نوے میں کچھ نہیں جب دو سو کو پہنچیں تو ان میں پانچ درہم ہیں۔ اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر ۳۶ فِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ اَحْسِبُهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هَاتُوْا رُبْعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ.... وَفِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ (مشکوٰۃ المصابیح، باب ما یجب فیہ الزکوٰۃ، صفحہ ۱۵۹، قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: ابوداؤد کی ایک روایت میں حضرت حارث الاعور سے ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی، زہیر کہتے ہیں مجھے خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ چالیسواں حصہ (زکوٰۃ) دو، ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔۔۔۔ اور جانوروں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے۔

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

زکوٰۃ چالیسواں حصہ کیوں ہے؟ کم و بیش کیوں نہیں؟ اس لیے کہ بنی اسرائیل پر چوتھائی مال

زکوۃ تھی یعنی روپیہ میں چار آنہ، پچیس فی صدی۔ اِس امت (امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام) کو نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے۔ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا۔ لٰہذا رب تعالیٰ نے اس امت کے لیے چہارم کا دسواں یعنی چالیسواں حصہ فرض کیا تاکہ یہ دس گنا ہوکر چہارم کے برابر ثواب کا باعث ہو۔ جیسے اسلامی نمازیں پڑھنے میں پانچ اور ثواب میں پچاس ہیں۔ ایسے ہی اسلامی زکوۃ ادا کرنے میں ڈھائی روپیہ سینکڑہ ہے مگر ثواب میں پچیس روپیہ سینکڑہ۔ (اسرار الاحکام بہ انوار القرآن، صفحہ ۲۷، نعیمی کتب خانہ لاہور)

حدیث نمبر ۳۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ قَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ یُجْمَعُ خَلْقُہٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ مَلَکًا فَیُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ وَّ یُقَالُ لَہٗ اُکْتُبْ عَمَلَہٗ وَرِزْقَہٗ وَاَجَلَہٗ وَ شَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْہِ الرُّوْحُ فَاِنَّ الرَّجُلَ مِنْکُمْ لَیَعْمَلُ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ کِتَابُہٗ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ وَ یَعْمَلُ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکہ، جلد۱، صفحہ ۴۵۵، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا اور آپ سچ کہنے والے تھے، جو کچھ آپ سے (خدا کی طرف سے) کہا گیا وہ بھی سچ تھا، فرمایا تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کی اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس روز تک تیاری ہوتی ہے، پھر چالیس دن وہ ایک لوتھڑا ہوتا ہے، پھر چالیس روز تک وہ گوشت کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے، پھر اللہ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل اور اس کا رزق اور اس کی مدتِ زندگی اور یہ کہ وہ بدنصیب ہے یا خوش نصیب لکھ لو، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے، پھر تم میں سے کوئی شخص (زندگی بھر نیک) عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آجاتی ہے اور وہ دوزخ والوں جیسا عمل شروع کر دیتا ہے، اور کوئی شخص (زندگی بھر برے) عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آجاتی ہے اور وہ جنت والوں جیسے عمل شروع کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر ۳۸ فَقَالَ لَھُمُ اللّٰہُ مُوْتُوْا قف ثُمَّ اَحْیَاھُمْ ط (سورۃ البقرہ، آیت ۲۴۳، پارہ ۲) کے تحت مفسرین کرام بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے لوگ طاعون کے ڈر سے اپنی بستی سے بھاگ نکلے تھے۔ بطور سزا ان پر موت طاری کی گئی اور ایک لمبا عرصہ گزرنے کے بعد انہیں حضرت حزقیل علیہ السلام کی

دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا تا کہ یہ جان سکیں کہ بھاگنا موت سے نہیں بچا سکتا۔ ان کی تعداد کے متعلق حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تین اقوال نقل کیے ہیں جن میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق ان کی تعداد چالیس ہزار تھی۔ (تفسیر نعیمی، جلد ۲، صفحہ ۴۸۱، نعیمی کتب خانہ گجرات)

حدیث نمبر ۳۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي اَرْبَعُوْنَ بِنْتًا لَزَوَّجْتُ عُثْمَانَ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ حَتّٰى لَا تَبْقٰى مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ (کنز العمال، جلد ۱۳، صفحہ ۶۲، مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

ترجمہ: حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں ایک کے بعد دوسری کی شادی (حضرت سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ) سے کرا دیتا حتیٰ کہ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہتی۔

حدیث نمبر ۴۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَسْلَمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ رَجُلًا وَّ اِمْرَاَةً وَّاَسْلَمَ عُمَرُ تَمَامَ الْاَرْبَعِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (المعجم الکبیر، جلد ۱۲، صفحہ ۶۰، مکتبہ ابن تیمیہ قاہرہ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ انتالیس مرد اور عورتیں اسلام لا چکے تھے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو چالیس کا عدد پورا ہو گیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اے غیب کی خبریں بتانے والے! اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے۔"

درج بالا حدیث میں مذکور آیتِ قرآنی (سورۃ انفال، آیت ۶۴، پارہ ۱۰) کے تحت حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازل ہوئی۔ ایمان سے صرف تینتیس مرد اور چھ عورتیں مشرف ہو چکے تھے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ (تفسیر خزائن العرفان، صفحہ ۲۹۸، تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور)

خلیفۂ ثانی امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کی تعداد چالیس ہو گئی۔ اس "چالیسویں" کے بعد علی الاعلان تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی اللہ تعالیٰ نے اجازت عطا فرما دی۔ آج زمین کے مشارق و مغارب میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کی جو گونج سنائی دے

رہی ہے۔اس میں چالیسویں کی قوت و برکات بھی کارفرما ہیں۔

اسلام میں چالیسویں کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک لقب مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِین بھی ہے یعنی چالیس کا عدد پورا کرنے والی ہستی۔اگر چالیس کے عدد کی خاص اہمیت نہ ہوتی تو آپ رضی اللہ عنہ کو اس لقب سے یاد نہ کیا جاتا۔ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس لقبِ خاص کی برکت حاصل کرنے کے لیے اس حدیث کو اپنی کتاب اربعینِ چہلم کا مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِین بنایا ہے یعنی اس حدیث کو اپنی اربعین کے آخر میں چالیسویں نمبر پر ذکر کیا ہے۔حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ لقب اتنا اہم ہے کہ حضور سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے گنبدِ خضریٰ کی حاضری کے وقت حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے لیے جو الفاظ لکھے ہیں ان میں دیگر القابات کے ساتھ یہ لقب بھی شامل ہے۔لکھتے ہیں:

حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے روبرو کھڑے ہو کر عرض کرو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاعِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (فتاویٰ رضویہ، جلد۱۰، صفحہ۷۶۷، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ترجمہ: اے امیر المؤمنین! آپ پر سلام، اے چالیس مسلمان پورے فرمانے والے! آپ پر سلام، اے اسلام اور مسلمانوں کی عزت! آپ پر سلام اور رحمت و برکاتِ الٰہی کا نزول ہو۔)

قارئینِ گرامی: اسلام میں چالیس کے عدد کی اہمیت کا اب تک آپ کو بخوبی اندازہ ہو چکا ہوگا۔ کتبِ حدیث میں چالیس کا عدد اتنی کثرت کے ساتھ وارد ہوا ہے کہ اس کا احاطہ کرنا انتہائی مشکل امر ہے۔جب اسلام نے ہر معاملے میں چالیس کے عدد کو اہمیت دی ہے تو اہلِ ایمان کے ایصالِ ثواب کے لیے چالیسویں دن اہتمام کرنا کیسے فائدے سے خالی ہوسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے۔

وہ تمام احباب جو ''اربعینِ نعیمیہ'' کی تدوین و تخریج، کمپوزنگ، ٹائٹل ڈیزائننگ، پروف ریڈنگ وغیرہ میں معاون رہے اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے نوازے۔آمین۔بالخصوص میرے عزیز دوست مجاہدِ اہلِ سنت علامہ قاری محمد یٰسین چوہان رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں صاحبزادوں (قاری محمود الحسن اویسی قادری اور محمد ضیاء الحق قادری رضوی) نے اربعین نعیمیہ کو منصۂ شہود پر لانے کے لیے جو کاوش کی ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے، اجرِ عظیم سے نوازے اور ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔آمین۔

قارئین کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جب بھی کسی کو ایصالِ ثواب کریں تو راقم اور اس کے تمام معاونین کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں۔

ماخذ و مراجع

نمبر	کتاب	مصنف
۱	اسرار الاحکام بہ انوار القرآن	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی
۲	الجامع الکبیر	امام الحافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی
۳	الجامع لشعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی
۴	الجوہرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری	امام ابوبکر بن علی بن محمد العبادی
۵	الدر المختار	امام محمد بن علی الحصکفی
۶	العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی
۷	المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی
۸	المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی
۹	انوار الفتاویٰ	علامہ مفتی محمد اسماعیل حسین نورانی
۱۰	انوارِ ساطعہ	علامہ عبدالسمیع انصاری
۱۱	تفسیر الکبیر	امام فخر الدین رازی
۱۲	تفسیر ابن کثیر	امام عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر الشافعی
۱۳	تفسیر جامع البیان	امام ابوجعفر طبری
۱۴	تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی
۱۵	تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی
۱۶	تفسیر روح المعانی	امام سید محمود آلوسی
۱۷	تفسیر عزیزی	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
۱۸	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی و مفتی اقتدار احمد خان نعیمی
۱۹	تفہیم البخاری شرح صحیح بخاری	علامہ غلام رسول رضوی
۲۰	جواہرِ عزیزی	سید محمد محفوظ الحق شاہ چشتی
۲۱	درۃ الناصحین فی الوعظ والارشاد	امام الشیخ عثمان بن حسن بن احمد الشاکر الخوبوی

۲۲	دورِ صحابہ میں ایصالِ ثواب کے طریقے	ملک العلماء مفتی محمد ظفر الدین قادری بہاری
۲۳	شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور	امام جلال الدین سیوطی
۲۴	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری
۲۵	عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری	امام بدر الدین عینی
۲۶	فتاویٰ عالمگیری	زیرِ نگرانی: سلطان محی الدین اورنگزیب عالمگیر
۲۷	فتاویٰ ملک العلماء	ملک العلماء مفتی محمد ظفر الدین قادری بہاری
۲۸	فتاویٰ مہریہ	پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی
۲۹	فتح الباری شرح صحیح البخاری	امام ابن حجر عسقلانی
۳۰	فیض القدیر شرح الجامع الصغیر	امام عبد الرؤف المناوی
۳۱	کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ	امام عبد الوہاب شعرانی
۳۲	کنز العمال	امام علاؤ الدین علی المتقی الہندی
۳۳	مخزنِ اخلاق	علامہ رحمت اللہ سبحانی
۳۴	مدارج النبوت	شیخِ محقق عبد الحق محدث دہلوی
۳۵	مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی
۳۶	مراقی الفلاح شرح نور الایضاح	امام حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی الحنفی
۳۷	مسند ابی یعلیٰ الموصلی	امام ابو یعلیٰ احمد بن علی الموصلی
۳۸	مشکوٰۃ المصابیح	امام ولی الدین محمد (خطیب تبریزی)
۳۹	معارج النبوت	ملا معین واعظ الکاشفی
۴۰	مقالاتِ کاظمی	علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی

﴿حسنِ اتفاق سے ''اربعین'' کے ماخذ و مراجع بھی چالیس ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ﴾

Scanned by CamScanner